© rasailojaraid.com

ادبیات

فرشِ بہار

تاریخ اسلام کا ایک واقعہ

(جناب الم مظفر نگری)

ایک فرشِ ہفت رنگ تھا نوشیرواں کے پاس
فرشِ بہار کہتے تھے سب جس کو خاص و عام

تھا صنعتِ عجم کا وہ بے مثل شاہکار
جس سے خجل تھا جلوۂ گردونِ سبز فام

رشکِ بہارِ گل تھا، جواہر نگار تھا
گویا تھا ایک گلشنِ فردوس التزام

گل کاریوں میں اس کی تھے موتی جڑے ہوئے
جیسے فلک پہ جلوۂ پروینِ خوش نظام

آتا تھا باغِ دہر میں جب موسمِ بہار
لاتے تھے باہر اس کو بصد شوق و احترام

بچھتا تھا لالہ زار میں اور اس پہ بادشاہ
یوں بیٹھتا تھا جیسے فلک پر مہِ تمام

ارکانِ سلطنت بھی سب از روئے مرتبہ
ہوتے تھے اپنی اپنی جگہ فائز المرام

اہلِ نشاط و عیش کا ہوتا تھا اک ہجوم
ساقی کے فیضِ عام سے چلتا تھا دورِ جام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاری رہا یہ سلسلہ تا عہد یزدگرد
تاآں کہ حق نے یوں لیا باطل سے انتقام

عہدِ عمرؓ میں تا بہ مدائن خدا کی فوج
پہنچی اور اس پہ ہو گئی قابض باحتشام

اسلامیوں نے بادۂ گلرنگ کے عوض
ان کو چکھائی تلخیِ صہبائے انہزام

وہ فرش اور مالِ غنیمت بحکم سعد
لایا گیا حضورِ خلیفہ رضؓ باہتمام

جب بٹ چکی غنیمتِ برحق تو بعد میں
وہ فرش رہ گیا کہ تھا محبوبِ خاص و عام

پیدا ہوا سوال کہ کیا کیجئے اسے
تھی بعض کی یہ رائے نہ ہو اس کا انقسام

ہے بے نظیر صفت ایراں کی یادگار
یونہی باحتیاط یہ رکھا رہے مدام

لیکن جناب شیر خدا مرتضیٰ علی
کہنے لگے بعید حقیقت ہے یہ کلام

رکھا نہ جائے مرکزِ اسلام میں یہ فرش
شاہ نشاں گاہ اس پہ لنڈھائے گئے ہیں جام

یہ یادگار بادہ پرستی ہے مطلقاً
اس کے وجود نحس کا لازم ہے انعدام

میر عرب نے سن کے یہ ٹکڑے کیا اسے
پھر جن کا حق تھا دیا ان کو بلطفِ عام

تائیدِ حق کے ہاتھ میں میزان عدل تھی
اسلام کا یہ دور تھا جمہوریت نظام

© rasailojaraid.com